۱۵۱۹۴۹ ۵۔۱۴

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اکرام اس مسئلے کے
بارے میں کہ

۱۔ ۱۴ اگست کی شرعی حیثیت کیا ہے؟

۲۔ بعض لوگوں کا اس میں اشکال یہ ہے کہ امت محمدیہ
تمام عالم کے لیے آئی ہے نا کہ صرف پاکستان کے لیے
تو اس صورت میں اس دن جلسہ وغیرہ کرنا کیسا ہے

براہ کرم تفصیلی حل فرما کر شکریہ کا موقع دیں
اللہ آپکو تا روز جزا اپنی امان میں رکھے۔

وضاحت:
یعنی اگر اس دن کو منانے کا مقصد امت مسلمہ کیلئے دعا
کرنا ہو تو امت مسلمہ دیگر ممالک میں بھی بستی ہے پھر خصوصیت کے ساتھ
چودہ اگست منانے کی حیثیت کیا ہے؟

دو فیضان کو رنگی کو
ناظر کا فون

۱۸/۵
۱۹ ۵
۲/۹
۹۸
۸۱/۳۲۷

## الجواب حامداً ومصلیاً

شریعت مقدسہ میں دن منانے کے بارے میں اصول یہ ہے کہ اگر کوئی دن شریعت کی طرف سے مخصوص نہیں ہے تو اس کو منانا (مباح یعنی) جائز ہے بشرطیکہ اس کو عبادت نہ سمجھا جائے اور اگر عبادت سمجھ کر دن منایا جائے تو یہ ناجائز اور بدعت ہے۔

چونکہ ۱۴ اگست ۱۹۴۷ء میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانان ہند کو ایک عظیم نعمت "پاکستان" کی صورت میں عطا فرمائی جس کے قیام کا مقصد صرف یہ تھا اور ہے کہ مسلمان مکمل آزادی اور یکسوئی کے ساتھ اسلامی تعلیمات پر عمل کر سکیں، ان کو اسلامی تعلیمات پر عمل پیرا ہونے سے کسی قسم کی کوئی رکاوٹ موجود نہ ہو — اس نعمت عظمیٰ پر اظہار خوشی اور اظہار تشکر کے لئے اجتماعات منعقد کرنا تاکہ اپنے اکابر کی قربانیوں کی یاد تازہ کی جائے، قوم میں اسلامی تعلیمات

| تاریخ نقل فتاوی | نام وپتہ مستفتی | مضمون سوال وجواب | تبویب | عنوان |
| --- | --- | --- | --- | --- |

پر عمل کرنے کا جذبہ اجاگر کیا جائے، جذبۂ جہاد کو بیدار کیا جائے اور ملک وملت کے
استحکام کے لیے دعائیں کی جائیں اور ۱۴ اگست منانے کو عبادت نہ سمجھا جائے تو ایسا
کرنا فی نفسہ جائز ہے ۔
بلکہ خاص طور پر ایسی نعمت جس میں ملت اسلامیہ کا اجتماعی مفاد ہو اس پر اظہار تشکر
کے لیے اللہ تعالیٰ کی تسبیح وتقدیس بیان کرنا اور استغفار کرنا ماثور ہے چنانچہ
قرآن حکیم میں ہے

إذا جاء نصر الله والفتح ۰ ورأيت الناس يدخلون في دين الله
أفواجا ۰ فسبح بحمد ربك واستغفره ۰ إنه كان توابا ۰

وفي الصحيح للإمام البخاري :

عن ابن عباس قال كان عمر يدخلني مع أشياخ بدر فقال بعضهم لم
تدخل هذا الفتى معنا ولنا أبناء مثله فقال إنه ممن قد علمتم
قال فدعاهم ذات يوم ودعاني معهم قال وما رأيته
دعاني يومئذ إلا ليريهم مني فقال ما تقولون إذا
جاء نصر الله والفتح ورأيت الناس يدخلون في دين الله
أفواجا حتى ختم السورة فقال بعضهم أمرنا أن نحمد الله
ونستغفره إذا نصرنا وفتح علينا الحديث (۶۱۵/۲)

بلکہ حدود شرعیہ میں اپنے وطن کے ساتھ اظہار تعلق اور محبت کرنا بھی بذات خود
وصف محمود ہے جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک عمل سے ثابت ہے ۔
چنانچہ سنن الترمذی میں روایت ہے

عن عبد الله بن عدي بن حمراء قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم
واقفا على الحزورة فقال والله إنك لخير أرض الله وأحب أرض
الله إلى الله ولولا أني أخرجت منك ما خرجت هذا حديث
حسن غريب صحيح (۲۳۰/۲)

اور سنن الترمذی میں ہے

عن ابن عباس رضي الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم

Scanned by CamScanner

| فتویٰ نمبر مع رجسٹر نمبر | تاریخ نقل فتاویٰ | نام و پتہ مستفتی | مضمون سوال و جواب | تبویب | عنوان |
|---|---|---|---|---|---|

لمكة ما أطيبك من بلد وأحبك إلي ولولا أن قومي أخرجوني منك ما سكنت غيرك (۲/۲۳۰)

دونوں حدیثوں کا حاصل یہ ہے کہ ہجرتِ مدینہ کے وقت سیدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب مکہ کو الوداع کہا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ کے قریب ایک مقام حزورہ پر کھڑے ہوئے اور مکہ کو مخاطب کر کے کہا کہ تو اللہ تعالیٰ کی ساری زمین میں بہترین جگہ ہے اور اللہ تعالیٰ کو سب سے محبوب ہے اگر مجھے میری قوم اس جگہ (مکہ) سے نہ نکالتی تو کبھی بھی تجھے چھوڑ کر دوسری جگہ سکونت اختیار نہ کرتا۔

لیکن ۱۴ اگست منانے کو عبادت سمجھنا یا نعمت پر اظہارِ مسرت کے لئے گناہوں کو اختیار کرنا مثلاً وقت کو لہو ولعب میں صرف کرنا، اسراف و فضول خرچی کرنا، رقص و سرود کی محفلیں گرم کرنا، گانے باجے کا استعمال کرنا ہرگز جائز نہیں ہے — جہاں یہ باتیں پاکستان کے وجود کے بنیادی مقاصد کے خلاف ہیں وہاں یہ پوری قوم و ملت اور وطن عزیز کے لئے تباہ کن ہیں لہذا ایسی باتوں سے بچنا لازم ہے۔

اور یہ شبہ درست نہیں ہے کہ جب امت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام تمام عالم میں موجود ہے تو صرف پاکستان کے لئے اجتماع وغیرہ کا انعقاد کیسے درست ہوگا کیونکہ کسی خاص اسلامی مملکت کی فلاح و بہبود کے لئے سعی کرنے سے صرف اسی مملکت کو فائدہ نہیں پہنچتا بلکہ اس میں پوری امت اسلامیہ کا اجتماعی مفاد مضمر ہے۔ جیسا کہ درج ذیل احادیث مبارکہ سے مفہوم ہوتا ہے۔

عن أبي موسى عن النبي صلى الله عليه وسلم: المؤمن للمؤمن كالبنيان يشد بعضه بعضا ثم شبك بين أصابعه متفق عليه (مشكوة ص ۴۲۲)

عن النعمان بن بشير قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: المؤمنون كرجل واحد إن اشتكى عينه اشتكى كله وإن اشتكى

Scanned by CamScanner

| عنوان | تبویب | مضمون سوال وجواب |
|---|---|---|

رأسه اشتکی کله رواه مسلم (مشکوۃ ص ۴۲۲) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

محمد نعیم غفر اللہ لہ
دارالافتاء دارالعلوم کراچی
۱۷/۵/۱۴۱۹ھ

الجواب صحیح
محمود اشرف غفر اللہ لہ
۱۷-۵-۱۴۱۹ھ

الجواب صحیح
محمد عبد المنان عفی عنہ
۱۷/۵/۱۴۱۹ھ

الجواب صحیح
اصغر علی ربانی
دارالافتاء دارالعلوم کراچی
۱۴۱۹ھ